تقریر

سو سال کے عرصہ میں لجنہ اماء اللہ کی ترقیات

کام بہت ہیں سپرد تمہارے لجنہ اماء اللہ
پلان کرلو ابھی سے سارے لجنہ اماء اللہ
کر کے محفوظ سو سالہ ترقی کو تم
نئے پودے اب لگاؤ لجنہ اماء اللہ

سامعات! آج میری تقریر کا عنوان ہے۔ **سو سال کے عرصہ میں لجنہ اماء اللہ کی ترقیات**

پیاری بہنو! یہ مضمون اتنا وسیع اور طویل ہے کہ پورے سو سال کی ترقیات کو پانچ چھ منٹ میں بیان کرنا جوئے شیریں لانا ہے۔ میں اس وقت، وقت کی مناسبت سے صرف دو امور علمی، اخلاقی وروحانی میدان اور مالی میدان میں لجنہ کی ترقیات کا خلاصہ پیش کرنے کی کوشش کروں گی۔

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:

وَلَا تَتَمَنَّوۡا مَا فَضَّلَ اللّٰہُ بِہٖ بَعۡضَکُمۡ عَلٰی بَعۡضٍ ؕ لِلرِّجَالِ نَصِیۡبٌ مِّمَّا اکۡتَسَبُوۡا ؕ وَلِلنِّسَآءِ نَصِیۡبٌ مِّمَّا اکۡتَسَبۡنَ ؕ وَسۡـَٔلُوا اللّٰہَ مِنۡ فَضۡلِہٖ ؕ اِنَّ اللّٰہَ کَانَ بِکُلِّ شَیۡءٍ عَلِیۡمًا

(النساء:33)

اور اللہ نے جو تم میں سے بعض کو بعض پر فضیلت بخشی ہے اس کی حرص نہ کیا کرو۔ مردوں کے لئے اس میں سے حصہ ہے جو وہ کمائیں اور عورتوں کے لئے اس میں سے حصہ ہے جو وہ کمائیں اور اللہ سے اس کا فضل مانگو۔ یقیناً اللہ ہر چیز کا خوب علم رکھتا ہے۔

25/ دسمبر 1922ء کا تاریخی دن احمدی مستورات کے لئے ایک خاص اہمیت کا حامل ہے کیونکہ اس دن حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے لجنہ اماء اللہ کی عالمگیر تحریک کی بنیاد رکھی۔ حضور کے اس عظیم کارنامے کے نتیجے میں احمدی مستورات کو دینی، تعلیمی، اخلاقی، روحانی اور معاشرتی لحاظ سے ترقی کے ایسے مواقع میسّر آئے جنہوں نے ان کی کایا پلٹ دی۔ اسی مبارک تحریک کا ثمر شیریں ہے کہ احمدی مستورات کشاں کشاں ترقی کی منازل طے کرتی ہوئی آج دُنیا کی دیگر خواتین سے منفرد نظر آنے لگیں ہیں۔

لجنہ اماء اللہ یہ عربی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی خدمتگار کنیزوں (بندیوں) کی تنظیم یا جماعت۔

(تاریخی معلومات لجنہ اماء اللہ صفحہ 5)

میری بہنو! ہم جانتی ہیں کہ ہم عورتوں میں طبعاً اپنے زیور سے محبت پائی جاتی ہے۔ دنیادار عورتیں اپنے زیور کو خود سے جدا نہیں کرتیں۔ لیکن خدا کی خدمتگار کنیزوں کی اس تنظیم نے ہمیشہ اپنا روپیہ پیسہ، اپنی اولادیں، اپنے جذبات اور اپنی جمع پونجی سب کچھ خدا کے حضور پیش کرنے میں قدم آگے بڑھایا۔

میری پیاری بہنو! احمدی عورتوں کی اخلاقی وروحانی ترقی کی صرف دو مثالیں پیش کرتی ہوں۔

مسجد برلن کے لیے چندہ بہت سی خواتین نے دیا لیکن ایک پٹھان عورت کا واقعہ سننے والا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ فرماتے ہیں:

”ایک پٹھان عورت جو نہایت مسکین ہے اور جو اپنے ملک کے بھیڑیوں کی سی طبیعت رکھنے والے مولویوں کے مظالم سے تنگ آکر قادیان ہجرت کرکے آئی ہے اور جو بوجہ ضعف کے سوٹا لے کر چلتی ہے۔ اس نے دو روپیہ چندہ دیا۔ ایک اور پٹھان عورت جو نہایت ضعیف ہے اور چلتے وقت بالکل پاس قدم رکھ کر چلتی ہے۔ میرے پاس آئی اور اس

نے دو روپے میرے ہاتھ پر رکھ دیے..... اس کی زبان پشتو ہے اور اردو کے چند الفاظ ہی بول سکتی ہے۔ اپنی ٹوٹی ہوئی زبان میں اپنے ایک ایک کپڑے کو ہاتھ لگا کر کہنا شروع کیا کہ یہ دوپٹہ دفتر کا ہے۔ یہ پاجامہ دفتر کا ہے۔ یہ جوتی دفتر کا ہے۔ میرا قرآن بھی دفتر کا ہے۔ یعنی میرے پاس کچھ نہیں میری ہر ایک چیز مجھے بیت المال سے ملی ہے...... پھر فرمایا: خدایا! تیرا یہ مسیح کس شان کا تھا، جس نے ان پٹھانوں کی جو دوسروں کا مال لوٹ لیا کرتے تھے۔ اس طرح کایا پلٹی کہ وہ تیرے دین کے لئے اپنے ملک اور اپنے عزیز اور مال قربان کر دینے کو ایک نعمت سمجھتے ہیں۔"

(تاریخ لجنہ جلد اوّل صفحہ 73-99)

پیاری بہنو! دوسرا واقعہ ڈاکٹر شفیع احمد صاحب محقق دہلوی ایڈیٹر روزنامہ اتفاق خود تحریر فرماتے ہیں:

"جمعہ کی نماز جماعت دہلی خاکسار کے دفتر میں پڑھتی ہے جو لبِ سڑک واقع ہے۔ گزشتہ جمعہ کو حضرت اقدس کا خطبہ جو الفضل میں چھپا ہوا تھا سنایا۔ یہاں سوائے میری اہلیہ کے باقی تمام مرد تھے اور میں یہ سوچ رہا تھا کہ بعد نماز بیگم سے کہوں گا کہ مسجد کے لیے آپ اپنی پازیب دے دیں کہ اتنے میں دروازہ کی کھٹ کھٹاہٹ میرے کان میں آئی اور میں گھر گیا جہاں وہ مصلّے پر بیٹھی ہوئی خطبہ سن رہی تھیں اور آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ کچھ بات نہیں کی اور اپنے گلے سے پنج لڑا طلائی ہار جو غالباً تین سو روپے کا تھا مجھے دیا۔ میں نے اسی وقت خطیب صاحب کو دے دیا۔"

(تاریخ لجنہ جلد اوّل صفحہ 104)

حضرت عرفانی صاحبؓ تحریر فرماتے ہیں:

"برلن مسجد کی تحریک ایسی بابرکت ہوئی ہے کہ اس نے احمدی خواتین کی مخفی ایمانی قوتوں کو نمایاں کر دیا ہے اور اُن میں خدمت دین اور اشاعت سلسلہ کا ایسا جوش پایا جاتا ہے کہ مردوں میں بھی اس کی نظیر کم ملے گی۔"

(تاریخ لجنہ جلد اوّل صفحہ 110)

احمدی مستورات کی ترقیات میں قیامت تک لندن میں بننے والا خانہ خدا "مسجد فضل لندن" شامل رہے گا جسے حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے عورتوں کے نام سے منسوب کر دیا۔ حضورؓ نے فرمایا:

"لندن کی عظمت کو مد نظر رکھ کر مناسب بھی یہی ہے کہ اس مسیحیت کے مرکز میں عورتوں کی بنائی ہوئی مسجد ہو تا کہ مسیحیت جو اعتراض کرتی ہے کہ اسلام عورتوں کے حقوق کو پامال کرتا ہے ایک عملی جواب ہے۔"

(تاریخ لجنہ جلد اوّل صفحہ 113-117)

سامعات! الغرض مسجد کوپن ہیگن کی تعمیر ہو، مسجد ہیمبرگ کی تعمیر ہو، مسجد زیورخ کی تعمیر ہو، انگلستان میں ایک مبلغ کا خرچ اٹھانا ہو، امریکہ کے مشن ہاؤس اور مسجد کی تعمیر کا خرچہ اٹھانا ہو، یورپین مراکز اور جرمنی میں سو مساجد کی تعمیر کی تحریک ہو۔ ہر جگہ احمدی مستورات ترقی کی منازل طے کرتی ہوئی قربانیوں میں آگے سے آگے بڑھتی نظر آتی ہیں۔

میری بہنو! احمدی مستورات صرف مالی میدان میں ہی ترقی کی منازل طے نہیں کرتی رہیں بلکہ علمی اور عملی میدان بھی نہایت تیزی اور عمدگی سے سر کیے۔

لجنہ اماء اللہ کے ابتدائی نصاب اور موجودہ نصاب کا موازنہ کریں تو حیرت ہوتی ہے کہ ہم اس مقام پر کیسے پہنچ گئیں۔ کیسے اتنے بڑے بڑے پروگرام ہو رہے ہیں۔ سب سے بڑا کام مجلس مشاورت کا انعقاد ہے جہاں لجنہ اماء اللہ کی ممبرات شامل ہو کر مستفید ہوتی ہیں۔ جلسے اور اجتماعات، اجلاسات، تربیتی تعلیمی کلاسز، نمائش کا انتظام غرض کہ ماشاء اللہ مستورات ہر کام میں فعال ہیں۔

1923ء اور 1924ء میں لجنہ کو صرف کلمہ باترجمہ، نماز سادہ، یسّرنا القرآن اور باترجمہ نماز کی طرف توجہ دلائی جاتی تھی اور جن کو آتا تھا ان کو زیادہ تعلیم دی جاتی تھی۔ جو عورتیں بیعت کرنے آتی تھیں ان کو کلمہ تک نہیں آتا تھا۔

(تاریخ لجنہ جلد اول صفحہ 128)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے عورتوں کے لیے پرائمری کی تعلیم لازمی قرار دی اور فرمایا:

”اگلے سال کے لئے یہی تجویز رکھی جاتی ہے کہ ہر جماعت اس امر کی پابند ہو کہ اس کی تمام عورتوں کو نماز باقاعدہ آتی ہو۔یعنی وضو کرنا نماز کی حرکات، نماز کے الفاظ پورے طور پر آتے ہوں۔ابھی ہم ترجمہ کی شرط نہیں لگاتے ہاں جو پڑھ سکیں نُوْرٌ عَلٰی نُوْرٍ ہے۔ مگر نماز اور اس کے قواعد کلمہ اور اس کے معنی ضرور ہر احمدی عورت کو سکھا دیں۔

(تاریخ لجنہ جلد اول صفحہ 139)

سامعات! یہ 1924ء کی مجلس مشاورت کے وقت نصاب متعین کیا گیا تھا جبکہ اب موجودہ دور میں نصاب کی تفصیل بیان کریں تو الحمدللہ مستورات کار کردگی اور ترقی پر نازاں وفرحاں ہیں۔یہ نصاب اب مکمل ترجمۃ القرآن تک پہنچ چکا ہے۔ مکمل باترجمہ نماز، کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام، احادیث اور مقالہ نویسی وغیرہ وغیرہ شامل ہوتے ہیں۔ہر سال کوئی نہ کوئی سورۃ حفظ کے لیے مقرر کر دی جاتی ہے۔ جس میں لجنہ اماء اللہ شوق سے حصہ لیتی ہیں اور یاد کر کے سناتی ہیں۔اسے اجتماع کے موقع پر باقاعدہ مقابلہ میں شامل کیا جاتا ہے اور پوزیشن لینے والی ممبراتِ لجنہ کو انعامات بھی دیے جاتے ہیں۔ میں سمجھتی ہوں کہ یہ بھی لجنہ اماء اللہ کی ایک بہت بڑی خدمت قرآن ہے کہ اس نے لجنہ کو حفظ کرنے کی تحریک کی کہ وہ اپنے سینے اس نور سے روشن کریں تاکہ دین و دنیا میں کامیابی حاصل کر سکیں۔

سامعات! اس کے ساتھ ساتھ قرآن کریم کے ترجمہ کرنے میں بھی احمدی مستورات نے اہم قردار ادا کیا۔

مسز ناصرہ زومان آپ ایک ڈچ خاتون تھیں۔خود قرآن مجید کی برکت سے احمدیت میں داخل ہوئیں۔

1945ء میں لندن میں ایک Translation Bureall نے قرآن مجید کے آخری 300 صفحات کے ترجمہ کے لیے آپ کی خدمات حاصل کیں جو کہ آپ کے لئے ایک عیسائی خاتون ہونے کی وجہ سے بہت مشکل بلکہ ناممکن ہی تھا۔کیونکہ نظریات کا فرق بہت تھا۔لیکن بعد میں آپ کو صرف تین سو صفحات ہی نہیں بلکہ پورے قرآن مجید کے ترجمہ کی سعادت مل گئی۔

ایک جرمن احمدی خاتون محترمہ قانتہ خان کا ایک عظیم الشان کارنامہ سویڈش زبان میں قرآن کریم کا ترجمہ ہے جو رہتی دنیا تک ان کا نام زندہ رکھے گا اور ان کے لیے قیامت تک ثواب کا موجب بھی ہوگا۔(محسنات صفحہ 52)

پیاری بہنو! اس ضمن میں اگر مسز امینہ کا نام نہ لیا جائے تو حق تلفی ہوگی جنھوں نے مشکل حالات میں برازیلین زبان میں قرآن کریم کا ترجمہ کیا۔

1944ء کے جلسہ سالانہ کے موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے لجنہ کو جرمن زبان میں قرآن کریم کا ترجمہ اور ایک کتاب کا ترجمہ چھپوانے کے لیے اٹھائیس ہزار روپے کی تحریک کی۔احمدی مستورات نے چونتیس ہزار روپے کی خطیر رقم جمع کر کے پیارے آقا کے حضور پیش کی۔

(تاریخ لجنہ جلد اول صفحہ 596-597)

ہر مالی تحریک میں لجنہ اماء اللہ بڑھ چڑھ کر حصہ لے رہی ہے۔الحمدللہ۔بلکہ ہر میدان میں مردوں سے مسابقت فی الخیرات کے جذبات کے ساتھ لجنہ اماء اللہ صف اول میں نظر آتی ہے۔ہر ملک میں جہاں احمدیت موجود ہے قادیان کی 14 ممبرات سے شروع ہونے والی یہ تنظیم اپنی شاخیں پھیلا چکی ہے۔اسی طرح اشاعت اسلام اور اشاعت قرآن کے ساتھ ساتھ تبلیغ کے میدان میں بھی احمدی خواتین نحن انصار اللہ کا نعرہ بلند کرتے ہوئے آگے سے آگے بڑھ رہی ہے۔

علمی استعداد کا اندازہ جلسہ سالانہ انگلستان اور جرمنی کے مواقع پر حضور انور ایدہ اللہ سے میڈل لینے والی لمبی قطاروں سے ہو سکتا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے لجنہ اماء اللہ کی مساعی کو سراہتے ہوئے فرمایا:

”ایک کھلا چیلنج ہے تمام دنیا کی خواتین کے لیے احمدی خواتین سی کوئی اور خواتین تو لا کر دکھاؤ۔ کتنی عظمت کی زندگی ہے۔ کتنے اعلیٰ مقاصد کے لیے وقف ہیں اور ان کی لذتوں کے معیار بدل چکے ہیں۔ تمہیں جو لذت سنگھار پٹار میں ملتی ہے۔ دکھاوے، نمائش اور ناچ گانوں میں ملتی ہے اس سے بہت بہتر اور بہت اعلیٰ درجے کی لذتیں احمدی خواتین کی زندگی کو منور رکھتی ہیں اور ان کے دلوں میں ایسی باقی رہنے والی لذات ہیں جو اس زندگی میں بھی اس کا ساتھ دیتی ہیں اور اُس دنیا میں بھی جہاں تم سب نے مر کر پہنچنا ہے ......احمدی خواتین دنیا میں مثبت اقدام کے طور پر کیا کچھ کر رہی ہیں قوموں کی زندگی میں کتنا بھر پور حصہ لے رہی ہیں اور جیسا کہ میں نے پہلے ہی کہا ہے دنیا بھر کی تمام خواتین سے مقابلہ کر کے دیکھ لیں کہ کسی قوم میں خواتین کی اتنی بھاری تعداد اتنے مثبت اور مفید کاموں میں مصروف دکھائی نہیں دیں گی جیسے کہ احمدی خواتین دکھائی دیتی ہیں اپنے خلفائے کرام کے زیر سایہ صبر و رضائے الٰہی، توکل، زُہد اور تقویٰ کی دولت سے مالامال نہ صرف مردوں کے شانہ بشانہ چلتی جارہی ہیں بلکہ اولادوں کی اعلیٰ تربیت کر کے نئی نسلوں کے ذریعے جماعت کو ایک نئی اور عظیم قوت فراہم کرتی چلی جارہی ہیں۔ آج میں احمدی عورت کو اپنے دائیں بھی لڑتے دیکھ رہا ہوں اور بائیں بھی اور آگے بھی اور پیچھے بھی۔ آج احمدی خواتین بیدار ہو کر اُٹھ کھڑی ہوئی ہیں۔ احمدی خواتین نے ہر میدان میں میرا ساتھ دیا ہے۔ بگڑے ہوئے معاشرے کا بہترین جواب احمدی خواتین ہیں۔“

(الفضل 30/ جولائی 1999ء)

اللہ تعالیٰ ہمیں خلیفۃ المسیح کا سلطان نصیر بنائے۔ ہمیشہ یاد رکھیں کہ تمام ترقیات اطاعت خلافت میں پنہاں ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے۔ آمین

طالب دعا

(حنیف احمد محمود۔ برطانیہ باتعاون زاہد محمود)

✿✿✿✿